سوال

کتا رکھنا نجاست شمار ہوتا ہے، لیکن اگر انسان گھر کی چوکیداری کے لیے کتا رکھے اور اسے گھر سے باہر ہی باندھے، یا پھر کسی اور جگہ ورکشاپ وغیرہ میں باندھے تو وہ اپنے آپ کو کس طرح پاک رکھ سکتا ہے؟ اور اگر اسے اپنا آپ پاک کرنے کے لیے مٹی وغیرہ نہ ملے تو پھر کیا حکم ہوگا؟ اور کیا مسلمان کو اپنا آپ پاک صاف رکھنے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ پایا جاتا ہے، بعض اوقات مذکورہ شخص دوڑ کے وقت کتا اپنے ساتھ لے جاتا اور اسے تھپکیاں دیتا اور اس کو چومتا ہے... الخ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

شریعت مطہرہ نے مسلمان شخص کے لیے کتا رکھنا حرام قرار دیا ہے اور اس کی مخالفت کرنے والے کو بطور نقصان روزانہ ایک یا دو قیراط نیکیوں کی کمی اٹھانا پڑتی ہے، لیکن شکار، یا جانوروں اور کھیت کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے بھی جانوروں کی رکھوالی، یا شکار کرنے، یا کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کتا رکھا اس کا روزانہ ایک قیراط اجر کم ہوتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1575).

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے بھی جانوروں کی رکھوالی یا شکار کے علاوہ کتا رکھا اس کے اعمال سے روزانہ ایک قیراط کمی ہوتی ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5163) صحیح مسلم حدیث نمبر (1574)

کیا گھروں کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز ہے؟

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"ان تین امور کے علاوہ کسی اور کام مثلا گھروں اور راستوں وغیرہ کی حفاظت اور چوکیداری کے لیے کتا رکھنے میں اختلاف ہے، راجح یہی ہے کہ ان تینوں پر قیاس اور حدیث سے سمجھ آنے والی علت "ضرورت" کی بنا پر کتا رکھنا جائز ہے" انتہی

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (236/10).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اس بنا پر جو گھر شہر کے وسط (آبادی) میں ہو اس کی چوکیداری کے لیے کتا رکھنا جائز نہیں، چنانچہ اس حالت میں اس طرح کی غرض کے لیے کتا رکھنا حرام اور ناجائز ہوگا، اس کی بنا پر کتا رکھنے والے کا روزانہ ایک یا دو قیراط عمل اجر کم ہوتا رہے گا

اس لیے انہیں کتے کو بھگا دینا چاہیے اور وہ کتا نہ پالیں، لیکن اگر وہ گھر خالی اور بیابان جگہ میں ہو اور اس کے ارد گرد کوئی اور مکان نہ ہو تو پھر اس گھر اور اس میں رہنے والوں کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا جائز ہے، اور پھر گھر والوں کی حفاظت تو جانوروں مواشی اور کھیت کی حفاظت سے زیادہ اہم ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (246/4).

ایک قیراط اور دو قیراط کی دونوں روایتوں میں موافقت کے متعلق کئی ایک اقوال بیان کیے جاتے ہیں:

حافظ عینی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ا- ہو سکتا ہے یہ کتوں کی دو قسموں میں ہو، ان میں ایک زیادہ اذیت کا باعث ہو

ب- بستیوں اور شہروں میں دو قیراط اور دیہاتوں میں ایک قیراط

ج یہ دو وعلیحدہ وقتوں میں بیان ہوا، پہلے تو ایک قیراط بیان کیا گیا، پھر سختی کرتے ہوئے دو قیراط کر دیے گئے

دیکھیں: عمدۃ القاری (158/12).

دوم:

سائل کا یہ کہنا کہ:

"کتا رکھنا نجاست شمار ہوتا ہے"

اس کی یہ کلام مطلقا صحیح نہیں، کیونکہ نجاست فی نفسہ کتے میں نہیں بلکہ جب وہ برتن میں سے پیے تو اس کے لعاب اور تھوک میں نجاست ہے اس لیے جو شخص کتے کو چھوئے یا کتا اس کے ساتھ لگ جائے تو اسے اپنے آپ کو نہ تو مٹی سے پاک کرنا ہوگا اور نہ ہی پانی کے ساتھ

لیکن اگر کتا برتن میں سے پتا ہے تو اس پر برتن میں موجود پانی وغیرہ انڈیلنا اور اسے سات بار پانی اور آٹھویں بار مٹی سے دھونا ضروری ہے، اگر وہ اس برتن کو خود استعمال میں لانا چاہے، لیکن اگر وہ برتن کتے کے لیے خاص ہے تو پھر اسے پاک صاف کرنا لازم نہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کتا تمہارے کسی برتن میں مونہہ ڈال دے تو اس کی پاکی اور صفائی یہ ہے کہ اسے سات بار دھویا جائے، پہلی یا آخری بار مٹی سے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (279).

اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جب کتا برتن میں مونہہ ڈال جائے تو اسے سات بار دھوؤ، اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (280).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"کتے کے متعلق علماء کرام کے تین اقوال ہیں :

پہلا قول :

اس کی تھوک طاہر ہے امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے

دوسرا قول :

نجس ہے، حتی کہ اس کے بال بھی نجس ہیں

یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک اور امام احمد کی ایک روایت ہے

تیسرا قول :

اس کے بال طاہر ہیں، اور اس کی تھوک نجس ہے

یہ مسلک امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے، اور امام احمد کی دوسری روایت ہے

ان اقوال میں صحیح ترین قول بھی یہی ہے، چنانچہ جب بدن یا کپڑے کو اس کے بالوں کی رطوبت لگ جائے تو وہ نجس نہیں ہوگا" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (530/21).

اور ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں :

" یہ اس لیے کہ بعینہ اشیاء میں اصل تو طہارت ہے، اس لیے کسی بھی چیز کو اس وقت حرام یا نجس نہیں کہا جا سکتا جب تک اس کی کوئی دلیل نہ ملے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالی نے تمہارے لیے جو حرام کیا ہے اسے تفصیل سے بیان کر دیا ہے، مگر یہ کہ جس کی طرف تم مضطر ہو جاؤ الانعام (119).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور اللہ تعالی کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ نہیں کرتا، حتی کہ ان کے لیے وہ کچھ بیان کر دے جس سے وہ بچیں التوبۃ (115).

اور جب معاملہ ایسے ہی ہے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب کتا تمہارے برتن میں مونہہ ڈال دے تو اس کی صفائی یہ ہے کہ وہ اسے سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے"

اورایک دوسری حدیث میں ہے :

"جب کتا برتن میں مونہہ ڈال دے .... الخ"

چنانچہ ان سب احادیث میں صرف کتے کے مونہہ ڈالنے کا ذکر ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سارے اجزاء کا ذکر نہیں کیا، اس لیے اسے نجس کہا بطور قیاس ہے ....

اور یہ بھی کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار، اور مواشی اور کھیتوں کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنا جائز قرار دیا ہے، اس لیے جو بھی اس غرض کے لیے کتا رکھے گا اس کے بالوں کی رطوبت اور پسینہ لگنا لازمی ہے، جس طرح خچر اور گدھے کا پسینہ لگ جاتا ہے، چنانچہ اس کے بالوں کو نجس کہنا امت مسلمہ کو حرج اور تنگی میں ڈالنا ہے، حالانکہ امت مسلمہ سے اسے ختم کیا گیا ہے " انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (21/617-619).

احتیاط یہی ہے کہ جو شخص کتے کو چھوئے اور اس کے ہاتھ پر رطوبت اور پسینہ لگے، یا پھر کتے کو پسینہ آیا ہو تو وہ ہاتھ کو سات بار دھوئے، ان میں ایک بار مٹی سے

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" اور رہا اس کتے کو چھونے کا مسئلہ اگر وہ بغیر پسینہ اور رطوبت کے اسے چھوتا ہے تو اس کا ہاتھ نجس نہیں ہوگا، اور اگر رطوبت اور پسنہ کی حالت میں چھوئے تو اکثر اہل علم کی رائے میں اس کا ہاتھ نجس ہو جائیگا، اس کے بعد اسے اپنا ہاتھ سات بار دھونا لازمی ہے، ان میں ایک بار مٹی سے " انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن عثیمین (11/246).

سوم :

کتے کی نجاست کی طہارت اور پاکیزگی کی کیفیت سوال نمبر (41090) اور (46314) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے، اس کا مطالعہ کریں

کتے کی نجاست کو سات بار دھونا لازمی ہے، اس میں ایک بار مٹی کے ساتھ، مٹی موجود ہونے کی صورت میں اس کا استعمال واجب ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز کفائت نہیں کرے گی، لیکن اگر مٹی نہ ملے تو صفائی کے لیے استعمال کی جانے والی باقی اشیاء مثلا صابن وغیرہ کے استعمال میں کوئی حرج نہیں

چہارم :

اور سائل نے کتے کو چومنے اور اس کا بوسہ لینے کا ذکر کیا ہے، اس کے متعلق گزارش ہے کہ یہ کئی ایک امراض کا باعث بنتا ہے، شریعت مطہرہ کی مخالفت کرتے ہوئے کتے کو چومنے، یا پھر بغیر دھوئے کتے کے برتنوں کو استعمال کرنے سے انسان کو جو امراض اور بیماریاں لاحق ہوتی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں جن میں (pasturella) مرض پایا جاتا ہے، یہ ایک بیکٹری مرض ہے، انسان اور حیوان کے سانس والے نظام میں اس مرض کا سبب طبعی پایا جاتا ہے، اور خاص ظروف کے تحت یہ جرثومہ جسم میں بیماری پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے

اور ان بیماریوں میں (parasiticdisease) کی بیماری بھی شامل ہے یہ ایک طفیلی بیماری ہے جو انسان اور حیوان کے اندرونی اعضاء کو لگتی ہے، اور سب سے بڑی پھیپھڑوں اور جگر میں خرابی پیدا کرتی ہے، اور اس کے ساتھ پیٹ اور جسم کے باقی اعضاء میں کھوکھلا پن پیدا کر دیتا ہے

اس بیماری کی بنا پر ایک کیڑا پیدا ہوتا ہے جسے (ایکا ئنکس کرانیلیس) کا نام دیا جاتا ہے، یہ ایک چھوٹا سا کیڑا ہے جس کی لمبائی دو سے نو ملی میٹر ہوتی ہے، جو تین اجزاء اور سر اور گردن

پر مستمل ہوتا ہے، اور سر چار مونہوں پر مستمل ہوتا ہے

یہ کیڑے جو کتوں بلیوں اور لومڑیوں اور بھیڑیوں جیسے ہوتے ہیں بالآخر انتڑیوں میں نشو ونما پاتے ہیں

دیکھیں: کتاب امراض الحیوانات الالیفۃ التی تصیب الانسان تالیف ڈاکٹر اسماعیل عبید السنانی

خلاصہ:

شکار یا مواشی اور کھیت کی رکھوالی کے علاوہ کسی بھی غرض سے کتے رکھنے جائز نہیں، اور گھروں کی رکھوالی کے لیے کتے اس شرط پر رکھنے جائز ہیں کہ گھر شہر سے باہر خالی جگہ میں ہو، اور کتے کے علاوہ رکھوالی کا کوئی اور وسیلہ نہ ہو

مسلمان شخص کو کفار کی تقلید کرتے ہوئے کتوں کے ساتھ نہیں دوڑنا چاہیے، اور نہ ہی انہیں چھوئے اور انہیں چومے کیونکہ ایسا کرنے سے بہت سی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں

اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں ایسی شریعت مطہرہ سے نوازا جو کامل ہے، اور جس نے لوگوں کے دین و دنیا کی اصلاح کے اصول و قواعد لاگو کیے، لیکن اکثر لوگ انہیں جانتے ہی نہیں

واللہ اعلم.

الاسلام سوال و جواب

69840